صفت حلیم کے ضمن میں آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ نصائح اور آپؐ کے عملی نمونہ کا تذکرہ

آنحضرت ﷺ کو سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی صفات کا فہم و ادراک حاصل ہوا

حلم کے معانی رحم کرنا، معاف کرنا، برداشت کرنا اور غصے کو دبانا ہے اور یہ خصوصیات معاشرے کے امن اور روحانیت کی ترقی کیلئے ضروری ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 مارچ 2008ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 مارچ 2008ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں خدا تعالیٰ کی صفت حلیم کے ضمن میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اپنی صفات کے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ انبیاء کو اللہ تعالیٰ اپنی صفات سے وافر حصہ عطا فرماتا ہے تاکہ دنیا کی اصلاح کر سکیں اور ان کے سامنے نمونہ بن سکیں۔ آنحضرت ﷺ کو سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی صفات کا فہم و ادراک عطا ہوا اور آپؐ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی صفات کے پَرتو بنے۔

حضور انور نے صفت حلیم کے حوالے سے آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ نصائح اور آپؐ کے عملی نمونہ کے بارے میں بعض احادیث پیش کیں۔ ایک دفعہ ایک ایلچی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا۔ وہ بار بار آپؐ کی ریش مبارک کی طرف ہاتھ بڑھاتا تھا اور حضرت عمرؓ تلوار کے ساتھ اس کا ہاتھ ہٹاتے تھے آخر حضرت عمرؓ کو آنحضرت ﷺ نے روک دیا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ یہ ایسی گستاخی کرتا ہے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ اس کو قتل کردوں مگر آنحضرت ﷺ نے اس کی تمام گستاخی حلم کے ساتھ برداشت کی اور آپؐ نے فرمایا نہیں سختی نہیں کرنی۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ عظیم اسوہ جو آپؐ نے اپنے ہر کام میں قائم کیا رہتی دنیا تک ہمارے لئے ایک نمونہ ہے۔ کئی شکایات آتی ہیں۔ ذرا سی غلطی پر مالک اپنے ملازموں کے ساتھ بدترین سلوک کرتے ہیں، اسی طرح بعض خاوند اپنی بیویوں کے ساتھ بڑے ظالمانہ سلوک کرتے ہیں۔ فرمایا نرمی، پیار اور حسن سلوک گھر والوں سے رکھنا آپؐ کی سنت ہے اور ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپؐ نے غیروں کی زیادتیوں سے درگزر کیا اور ان سے حسن سلوک فرمایا اور حلم کی مثال قائم کی جب فتح مکہ کے موقع پر رسول کریمؐ نے اپنے پر ظلم و زیادتی کرنے والوں کو فرمایا کہ جاؤ تم سب آزاد ہو۔

حضور انور نے حلم، برداشت اور مہربانی کے ساتھ پیش آنے سے متعلق آنحضرتؐ کی پاکیزہ نصائح بیان فرمائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے اصل پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے غصے کو دبایا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو مخلوقات کے سامنے بلائے گا یہ دکھانے کیلئے کہ یہ شخص میرا قریب ترین ہے۔ اسی طرح ایک موقع پر آنحضرتؐ نے ایک شخص کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم میں دو خوبیاں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے، ان میں سے ایک حلم اور دوسری وقار ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حلم کے معانی رحم کرنا' معاف کرنا' برداشت کرنا، دوسروں سے مہربانی سے پیش آنا اور غصے کو دبانا ہے اور یہ ایسی خصوصیات ہیں جو معاشرے کے امن اور روحانیت کی ترقی کیلئے انتہائی ضروری ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کیلئے بھی بہت اہم ہیں۔ یہ خصوصیات ہر احمدی کو اختیار کرنی چاہئیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے اعلیٰ خلق کے نمونوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت کے بارے میں فرمایا کہ فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود اپنے خادموں کے ساتھ بھی نہایت نرمی اور محبت و شفقت کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کے ایک خادم حافظ حامد علی صاحب آپ کے اعلیٰ اخلاق کا بار ہا ذکر کر کے کہا کرتے تھے کہ میں نے ایسا انسان کبھی دیکھا ہی نہیں بلکہ زندگی بھر حضرت مسیح موعود کے بعد بھی کوئی انسان اخلاق کی اس شان کا نظر نہیں آتا۔ کہتے ہیں کہ مجھے ساری عمر میں کبھی حضرت مسیح موعود نے نہ جھڑکا اور نہ سختی سے خطاب کیا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ ایک روز حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے بیٹھ کر میرے نفس کو گندی گالی دیتا رہے، آخر وہی شرمندہ ہوگا اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے نہیں اکھاڑ سکا۔ چونکہ حضرت مسیح موعود اللہ تعالیٰ کی صفت حلیم کا مظہر تھے اس لئے آپ ہمیشہ صبر سے کام لیتے تھے بلکہ آپ نے اپنے ایک شعر میں اس کا یوں اظہار کیا ہے کہ

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو   رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

یہ نمونے ہیں جو ہماری اصلاح کیلئے بڑے ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کی اور اس کی صفات اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین